صُبح و شفق

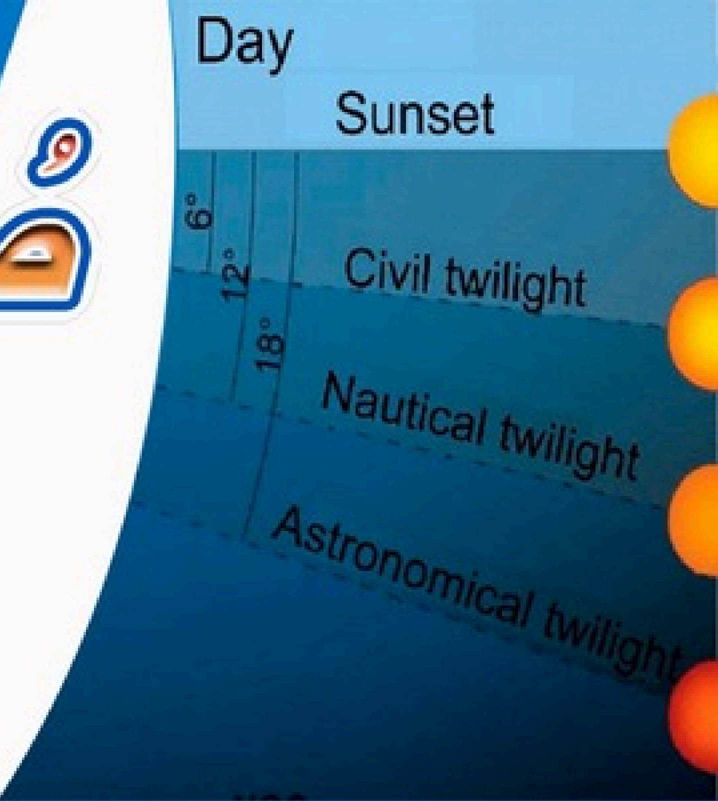

ترتیب و تدوین

بحر العلوم

مفتی سید افضل حسین مونگیری

رحمۃ اللہ علیہ

شعبہ اوقات الصلاۃ (دعوت اسلامی)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

صبح و شفق

مؤلفہ حضرت بحر العلوم مفتی سیّد محمد افضل حسین رحمۃ اللہ علیہ

معاون شریک: مناظر اسلام مولانا محمد سعید احمد اسعد فیصل آباد

مالک و مینجر: الحاج سیّد محمد احمد B-1481 باغ حیات علی شاہ سکھر فون: 071-26526

طابع و ناشر:

سیّدہ دُخترِ حضرت بحر العلوم

مکان نمبر 1838 گلی نمبر 3 محلہ اکبر ٹاؤن

نشاط آباد فیصل آباد فون: 041-756419

تعارف

قارئین کرام بزم اہلسنت کراچی ایک خالص دینی اور مذہبی ادارہ ہے اس کے قیام کا مقصد علماء اہل سنت کی کتب کی طباعت کر کے عوام تک مفت پہنچانا اور قرآن کریم کی تعلیم کو عام کرنے کیلئے دینی مدارس کا قیام جسمیں بچوں کو مفت تعلیم دی جائے اور عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفاء راشدین و اولیاء کرام کے ایام منانا اور انکی سیرت بیان کرنے کیلئے جلسے منعقد کرنا اس کے مقاصد میں بزم اہلسنت اس سے قبل بھی کئی کتب شائع کر کے مفت تقسیم کر چکی ہے۔ مثلاً فضل العلم والعلماء علامہ نقی علیخان رحمۃ اللہ علیہ کتاب العقائد حضرت علامہ نعیم الدین مراد آبادی رحمۃ اللہ علیہ نور کی تفسیر حضرت علامہ محبوب علیخان رحمۃ اللہ علیہ۔ دعا بعد نماز جنازہ وغیرہ کتب قابل ذکر ہیں نیز اس بار ہم فاضل جلیل حضرت علامہ سید محمد افضل حسین صاحب دامت برکاتہم العالیہ کا کتابچہ شائع کرنے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں۔

قارئین کرام دعا فرمائیں کہ بزم اہلسنت کے کارکنوں کی یہ سعی جمیل اللہ تعالیٰ اپنے پیارے حبیب پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے قبول فرمائے۔

فقط سید شاہ تراب الحق قادری

خطیب اخوند مسجد کھارادر کراچی نمبر ۲

سرپرست بزم اہلسنت

عرض ناشر

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحیمِ ط نحمدہ ونصلّی رسولہ

الامین المکین وعلی الہٖ وصحبہ الطّیبین الطّاھرین

برادرانِ اسلام صدہا سال سے آئمہ کرام، فقہاءِ عظام، علماءِ اعلام اور خواص وعوام کا یہ معمول ہے کہ آفتاب جب افق سے اٹھارہ درجہ نیچے رہتا ہے تو سحری بند کر کے اپنے روزوں کا آغاز کرتے ہیں اور جب غروب آفتاب کے بعد آفتاب افق سے اٹھارہ درجہ نیچے ہو جاتا ہے تو ظاہر الروایۃ کے مطابق عشاء کے وقت کا آغاز جانتے ہیں۔ لیکن حال ہی میں مفتی رشید احمد صاحب لدھیانوی مفتی اشرف المدارس ناظم آباد کراچی کی کتاب صبح صادق نظر سے گزری جس میں تمام فقہاء کرام کا تخطئہ کرتے ہوئے یہ کہا گیا ہے کہ صبح صادق پندرہ درجہ زیر افق پر ہوتی ہے۔ اس کے بعد میں نے انہیں ایک مکتوب بھیجا جو انکی لغزش پر تنبیہ کیلئے کافی ہے لیکن اونکے جوابی مکتوب سے اندازہ ہوا کہ وہ بعض وجوہ سے اپنی رائے بدلنے کو تیار نہیں ہیں پھر لطف کی بات یہ ہے کہ لدھیانوی صاحب نے اپنے مکتوب میں اپنی ایک اور کتاب ارشاد العابد کا تذکرہ بھی کیا جب میں نے اس کتاب کا مطالعہ کیا تو مجھے اس کتاب میں بھی کچھ علمی کمزوریاں نظر آئیں تو میں نے لدھیانوی صاحب کی توجہ ان چیزوں کی طرف بھی دلائی لیکن وہ اپنی غلطیاں تسلیم کرنے سے اجتناب ہی کرتے رہے، دوسری طرف مفتی رشید احمد صاحب کے مندرجہ بالا فتوی سے کافی انتشار بھی

پھیلا ہوا ہے اندریں حالات میں نے میں مناسب یہی سمجھا کہ غلط فہمیوں میں مبتلا ہونے سے عوام کو بچانے کیلئے ایک مختصر مضمون شائع کروں اور اپنی تائید میں مفتی اہلسنت بحر العلوم حضرت مولانا مفتی سید محمد افضل حسین صاحب مدظلہ العالی کا فتویٰ بعنوان صبح وشفق پیش کروں دعاء ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب لبیب ﷺ کے طفیل اس علمی کوشش کو قبول فرمائے آمین بحرمة سيد المرسلين صلى الله تعالى عليه وعلىٰ آله اجمعين.

لدھیانوی صاحب کی غلطیاں

۱۔رشید احمد صاحب لدھیانوی فرماتے ہیں کہ انتہاء شفق ابیض اور ابتداء صبح صادق کے وقت آفتاب افق سے صرف پندرہ درجہ نیچے ہوتا ہے۔لیکن رشید احمد صاحب گنگوہی یہ فرماتے ہیں کہ سرخی جب ظاہر ہوتی ہے کہ صبح صادق تمام عالم میں پھیل جائے اور قدر پون گھنٹے کی گذر جاوے (سبیل الرشاد ص ۱۳) اب رشید احمد گنگوہی کی بات صحیح ہے تو رشید احمد لدھیانوی کا قول ضرور غلط ہے اس لئے کہ صبح صادق کے وقت پندرہ درجہ انحطاط مانا جائے تو صبح صادق اور فجر احمر کے درمیان پون گھنٹہ کا فاصلہ سہارنپور ، دیوبند اور گنگوہ بلکہ متحدہ ہندوستان بلکہ ایران وافغانستان ،عدن ویمن ،شام وعراق اور پورے عرب میں کسی جگہ بھی ممکن نہیں اب یہ بات ضرور قابل غور ہے کہ ایک طرف رشید احمد لدھیانوی ہیں اور دوسری طرف رشید احمد گنگوہی ہیں۔تو رشید احمد گنگوہی کی مانی جائے یا رشید احمد لدھیانوی کی مانی جائے ۔ہمارے اکابر کی تحقیقات اگر لدھیانوی صاحب نہیں مانتے تو اپنے پیر مغان رشید احمد گنگوہی کی ہی مان لیں اور فجر

احمر سے پون گھنٹہ قبل صبح صادق ہونے کا اقرار کرلیں۔

۲۔ لدھیانوی صاحب نے اپنی کتاب صبح صادق کے ص ۱۴ پر یہ لکھا ہے۔ (نصف النہار سے تقریباً دس منٹ قبل اور دس منٹ بعد تک مکروہ وقت ہے) نصف النہار کے بعد مکروہ وقت بتانا حدیث وفقہ سب کے خلاف ہے اور نصف النہار سے دس منٹ قبل مکروہ بتانا بھی غلط ہے اس لئے کہ ایک قول تو یہ ہے کہ صرف آنِ نصف النہار ہی میں کراہت ہے نہ کہ قبل یا بعد اور دوسرا قول یہ ہے کہ ضحوۂ کبریٰ سے لیکر نصف النہار تک مکروہ وقت ہے نہ کہ نصف النہار سے صرف دس منٹ قبل۔

۳۔ تعجب کی بات یہ ہے کہ صبح صادق کے نئے ایڈیشن میں ص ۱۴ پر تو یہ لکھا ہے کہ نصف النہار سے تقریباً دس منٹ قبل اور دس منٹ بعد تک مکروہ وقت ہے لیکن ص ۸۵ پر یہ لکھا ہے کہ نصف النہار سے پانچ منٹ پہلے اور پانچ منٹ بعد تک کوئی نماز نہ پڑھیں۔" یعنی وقت مکروہ کے کچھ حصہ میں نماز پڑھنے کی ممانعت اور کچھ حصہ میں اجازت بھلا ایسا کوئی عالم یا عاقل لکھ سکے گا۔ ایسے ہی موقع پر کسی نے کہا ہے کہ ع

گر ہمیں مفتی وہمیں اخطاء کار فتوی تمام خواہد شد

۴۔ لدھیانوی صاحب نے اپنی کتاب "صبح صادق" کے ص ۷ پر یہ لکھا ہے (وہاں صبح صادق صبح کاذب سے بارہ منٹ بعد ہوگی اور عشاء بارہ منٹ قبل ہوگی) یعنی عشاء کا وقت پورے چوبیس منٹ جس کے عین وسط میں صبح کاذب (کتابت کی غلطی کا عذر اس لئے قابل قبول نہیں کہ اب نیا ایڈیشن جو شائع ہوا ہے اس میں بھی اسی طرح ہے اگر یہ کاتب کی غلطی ہوتی تو نئے ایڈیشن میں ضرور اصلاح کردی جاتی کیونکہ نئے ایڈیشن میں متعدد اصلاحات وترمیمات اور اضافات ہوئے ہیں لیکن یہ عبارت جوں

کی توں ہے تو یہ کیسے باور کیا جائے کہ یہ کاتب کی غلطی ہے۔

۵۔لدھیانوی صاحب نے صبحِ صادق کے ص ۶ پر یہ لکھا ہے کہ متقدمین میں سے خلیل سے تہائی رات تک شفق کا مشاہدہ منقول ہے کہ یہ خلیل پر افتراء اور سراسر بہتان ہے۔

۶۔لدھیانوی صاحب نے صبح صادق کے نئے ایڈیشن میں ص ۶ پر یہ لکھا ہے کہ خلیل کی طرح بعض دیگر حضرات کو بھی زوڈیکل لائٹ اور کہکشاں کو صبح کاذب سمجھنے کا مغالطہ لگا ہے یہ خلیل پر دوسرا افتراء ہے۔

۷۔لدھیانوی صاحب نے صبح صادق کے نئے ایڈیشن کے ص ۱۱ کے حاشیہ میں محقق طوسی پر یہ افتراء کیا ہے کہ آگے متن میں بھی تصریح ہے کہ اس وقت روشنی مخروطی ہوتی ہے۔ یہ بالکل جھوٹ ہے۔ متن میں ایسی کوئی تصریح نہیں ہے۔

۸۔لدھیانوی صاحب نے اپنی کتاب صبح صادق کے ص ۳۸ پر پچاس درجہ عرض البلد تک فجر وعشاء کا وقت لکھا ہے اور باون درجہ عرض البلد پر فجر وعشاء دونوں کا وقت لدھیانوی صاحب نے منفی کر دیا ہے جب کہ ساڑھے چھیاسٹھ درجہ عرض البلد سے کم پر فجر کا وقت منفی ہونا ممکن نہیں ہے۔

۹۔ارشاد العابد کے ص ۳۶ پر یہ لکھا ہے (اس پر اجماع ہے کہ حجۃ الوداع سنہ ۹ ھجری میں بروز جمعہ ہوا ہے) یہ دیکھ کر بے ساختہ میری زبان پر آیا رسول اللہ ﷺ نے سچ فرمایا اتخذ الناس رئوساجھالا فسئلوا فافتوا بغیر علم فضلوا واضلو۔ جانے دیجئے کہ حجۃ الوداع کس سنہ میں ہوا ہے لدھیانوی صاحب سے کوئی صرف اتنا ہی پوچھے کہ کیا ۹ ذوالحجہ ۹ ھجری کو جمعہ تھا۔

۱۰۔ ارشاد العابد کے ص ۳۶ پر غرہ ہلال معلوم کرنے کا طریقہ بتا کر یہ لکھا ہے (یہ قاعدہ جزیرہ عرب کیلئے ہے) لیکن لدھیانوی صاحب کو کیا معلوم کہ یہ قاعدہ جزیرۂ عرب کیلئے بھی غلط ہے اس لئے کہ اس قاعدہ کے مطابق ۹ ذوالحجہ سنہ ۹ ھ کو جمعہ کا دن ہے جب کہ ساری تقویمات اس کے بطلان پر متفق ہیں۔ یونہی اس قاعدہ کے مطابق یکم محرم سنہ ۱۱ھ کو بدھ کا دن ہے ۱۱ ÷ ۸ باقی ۳۔ اس کا قائم مقام عدد ۳ اور عدد ماہ صفر اور عدد تاریخ ایک۔ ان سب کا مجموعہ چار ہے لہذا اس قاعدہ کے مطابق یکم محرم سنہ ۱۱ ھجری کو بدھ کا دن ہے) جب کہ اس کے بطلان پر بھی تمام تقویمات کا اجماع ہے بلکہ صحیح حدیث بھی اس کے باطل ہونے پر شاھد ہے۔ لدھیانوی صاحب کو اگر یہ معلوم ہوتا کہ سنہ ھجریہ کو آٹھ پر تقسیم کرنے کا کیا فائدہ ہے تو ہرگز وہ اس قاعدہ کو اپنی کتاب کی زینت نہ بناتے۔ تعجب تو یہ ہے کہ توجہ دلانے پر بھی لدھیانوی صاحب کو اس کا فائدہ نہیں معلوم ہوا کچھ عرصہ کے بعد غالبًا کسی سے پوچھ کر انہیں کچھ معلوم ہو گیا ہے لیکن ہمارا خیال ہے کہ اچھی طرح شعور انہیں اب بھی نہیں ہوا ہے۔

۱۱۔ ارشاد العابد کے ص ۳۹ پر سنہ ھجریہ کے مطابق سنہ عیسویہ معلوم کرنے کا جو قاعدہ لکھا ہے وہ بھی غلط ہے اسلئے کہ اس قاعدہ کے مطابق یکم محرم ۱۱ھ کو یکم اپریل ہے۔

۹۷۰۲۲۴ x ۱۱ = ۱۰٫۶۷۲۴۶۴ + ۶۲۱٫۵۷۷۴ = ۶۳۲٫۲۴۹۸۶۴)

پھر ۶۴ ۲۴۹۸x ۳۶۵ = ۲۰۰۳۶ ۹۱ء دن یعنی یکم محرم ۱۱ھ سے قبل ۶۳۲ء کے ۹۱ دن گذر چکے تو یکم محرم ۱۱ھ کو یقینا یکم اپریل ہوگی) حالانکہ اس کے باطل ہونے پر بھی تمام تقویمات متفق ہیں۔ لدھیانوی صاحب کو اگر یہ معلوم کہ ہوتا اس قاعدہ میں حاصل ضرب میں جو عدد جمع کیا جاتا ہے اس کے دائیں طرف جو عشاریہ ہیں انکی اصل

کیا ہے تو وہ ایسا غلط قاعدہ نہ لکھتے۔ توجہ دلانے پر بھی لدھیانوی صاحب کو اس کی اصل معلوم نہیں ہوئی اور شاید ابھی تک انہوں نے کسی سے پوچھا نہیں یا پوچھا تو کسی نے انہیں بتایا نہیں۔

۱۲۔ ارشاد العابد کے ص ۱۳ پر جیب تعدیل النہار معلوم کرنے کا قاعدہ لکھا ہے جس میں ارتفاع شمس اور انحطاط شمس کا دخل بھی شامل ہے لیکن یہ غلط اور سراسر جہالت کی علامت ہے۔

سعید احمد اسعد غفرلہ الاحد

محمد پورہ فیصل آباد

۲/ رجب ۱۳۹۹ھ

صبح و شفق

کیا فرماتے ہیں مفتیان شرع متین مندجہ ذیل مسائل میں

۱:۔مغرب کا وقت ظاہر الروایۃ کے مطابق امام اعظم ابو حنیفہؒ کے مذہب پر سرخ روشنی غائب ہونے سے ختم ہو جاتا ہے یا سپید روشنی غائب ہونے تک مغرب کا وقت باقی رہتا ہے۔

۲:۔غروب آفتاب کے بعد افق سے آفتاب جب پندرہ درجہ نیچے ہوتا ہے۔تو ظاہر الروایۃ کے مطابق امام اعظم ابو حنیفہؒ کے مذہب پر کیا مغرب کا وقت ختم ہو کر عشاء کا وقت شروع ہو جاتا ہے اور کیا صبح صادق کی ابتداء کے وقت آفتاب افق سے صرف پندرہ درجہ ہی نیچا ہوتا ہے۔

۳:۔کسی مقام پر کسی تاریخ میں صبح کاذب سے شفق کا متصل ہونا کسی امام کے مذہب کے مطابق ممکن ہے یا نہیں۔اور اگر ممکن ہے تو اس امام کا نام تحریر فرمائیے کہ جس کے مذہب پر صبح کاذب سے شفق کا متصل ہونا ممکن ہو (سائل) سعید احمد اسعد غفرلہ الا حد

الجواب ۷۸۶ غروب آفتاب کے بعد افق غربی پر پہلے سرخ روشنی ہوتی ہے پھر افق پر سپید روشنی ہوتی ہے اوس کے بعد افق تاریک ہو جاتا ہے اور افق سے کچھ اوپر سپید روشنی لمبی سی باقی رہ جاتی ہے پھر یہ بھی غائب ہو جاتی ہے (ایسا اکثر آبادیوں میں ہوتا ہے اور بعض بلاد میں سرخ روشنی بھی غائب نہیں ہوتی)

تمام آئمہ کرام اور مجتہدین عظام اور فقہاء اعلام کا اس بات پر اجماع ہے کہ یہ بیاض مستطیل شفق نہیں ہے لہذا اس بیاض مستطیل کو شفق سمجھنا شفق کہنا اجماع کے خلاف اور سراسر غلط ہے البتہ وہ سپید روشنی جوافق پر ہوتی ہے اوس میں آئمہ کرام کا اختلاف ہے کہ وہ شفق ہے یا نہیں۔ ائمہ ثلاثہ اور امام ابو یوسف اور امام محمد وغیرھم کے مذہب کے مطابق وہ سپید روشنی بھی شفق نہیں ہے لیکن ظاہر الروایۃ کے مطابق امام اعظم ابوحنیفہؒ کے مذہب پر وہ سپید روشنی جوافق پر ہوتی ہے شفق ہے اس تمہید کے بعد سوال اول کا جواب یہ ہے کہ ظاہر الروایۃ کے مطابق امام اعظم ابوحنیفہؒ کے مذہب پر مغرب کا وقت اوس سپید روشنی کے غائب ہونے تک رہتا ہے جوافق پر ہوتی ہے۔

۱۔قدوری میں ہے۔ وآخروقتهامالم تغب الشفق و هو البياض الكائن فی الافق بعد الحمرته۔

۲۔ملتقی الابحر میں ہے ووقت المغرب من غروبهاالی مغيب الشفق وهو البياض الكائن فی الافق بعد الحمرته۔

۳۔بدایہ متن ھدایہ میں ہے و آخر و قتها مالم يغب الشفق۔

۴۔ھدایہ میں ہے ولنا قوله عليه السلام اول وقت المغرب حين تغرب الشمس و آخر و قتها حين يغيب الشفق ثم الشفق هوالبياض الذی فی الافق بعد الحمره عندابی حنيفه۔

۵۔کنزالدقائق اور اوس کی شرح زیلعی و شبلی میں ہے والمغرب منه الی غروب الشفق وهوالبياض ای الشفق هوالبياض ای الشفق هوالبياض ای الباقی فی الافق بعد غيبوبته الحمرته۔

٦۔ منیۃ المصلی میں ہے واول وقت المغرب اذاغربت الشمس و آخر وقتها مالم يغب الشفق وهوالبياض الذى فى الافق بعد الحمرته ۔

(جواب سوال دُوم) نہیں ہرگز نہیں (دلائل حسب ذیل ہیں)

(دلیل اول) سبع شداد[1] میں ہے وانحطاطها عنداول الاول و آخر الآخر ثمانيه عشر جزء یعنی صبح (صادق) کی ابتداء اور شفق کے اختتام کے وقت آفتاب افق سے اٹھارہ درجہ نیچے ہوتا ہے (سبع شداد کی اس عبارت میں آخر الآخر سے شفق کا آخر مراد ہے اور بیاض مستطیل چونکہ بالاجماع شفق نہیں ہے اس لئے اس عبارت میں آخر الآخر سے مراد لینا بیاض مستطیل کا آخر مراد لینا اجماع کے خلاف اور سراسر غلط ہے بلکہ آخر الآخر سے وہ سپید روشنی مراد ہے جو افق پر ہوتی ہے جس کے غائب ہونے تک مغرب کا وقت ظاہر الروایۃ کے مطابق باقی رہتا ہے۔

(دلیل دوم) بست باب میں ہے نظیر درجهء آفتاب برمقنطره هشردهم درجه غربی فهیم و مرئی نشان کینم پس برافق مغرب نهیم و مرئی نشان کینم و میان هردو نشان بشمریم وبر پا نثرده قسمت کینم آنچه بیروں آید ساعات مستوی باشدمیان ۔۔

---

[1] (قوله سبع شداد) اس کتاب کی ابتداء میں مولف نے یہ تصریح کی ہے کہ (واوردت فيه اصول المسائل حكايته عماثبت فى المجسطى) لہذا اس کے خلاف بعض اہل ہیات کا قول قابل قبول نہیں ۱۲ اسعید غفرلہ

اطلوع صبح وآفتاب وہمچنین نظیر درجہء آفتاب را برافق شرقی نہیم ومرئی نشان کینم پس بر مقنطرہ ہشر دہم درجہ شرقی نہیم ومرئی نشان کینم ومیاں ہر دونشاں بشمریم و بر پانشر دہ قسمت کینم انچہ بیروں آید ساعات بود میان غروب آفتاب وغروب شفق (محقق طوسی کی اس عبارت میں صراحت کے ساتھ لفظ شفق مزکور ہے۔ اور بیاض مستطیل چونکہ بالاجماع شفق نہیں ہے اس لئے اس عبارت میں شفق سے بیاض مستطیل مراد لینا اجماع کے خلاف اور سراسر غلط ہے بلکہ محقق طوسی کی اس عبارت میں شفق سے وہ سپید روشنی مراد ہے جو افق پر ہوتی ہے جس کے غائب ہونے تک مغرب کا وقت ظاہر الروایۃ کے مطابق باقی رہتا ہے)

(دلیل سوم) حاشیہ بست باب میں ہے وچوں آفتاب بدائرہ نصف النہار تحت الارض رسد راس ایں ..... مخروط بدائرہ نصف النہار فوق الارض رسیدہ باشد ونیم شب باشد وچوں نزدیک شود بافق شرقی سفیدی کہ از طرف مشرق برافق منبسط باشند آن را صبح خوانند وتجربہ وامتحان بالآتے کہ لائق است ایں عدد اقل اسطرلاب معلوم کردہ اند کہ آفتاب ہشردہ درجہ از افق منحط شود شفق منقضی گشتہ وارتفاع نظیر آفتاب یعنی راس مخروط

---

۱ (قولہ صبح) لدھیانوی صاحب نے اپنی کتاب صبح صادق کے نئے ایڈیشن کے گیارھویں صفحہ کیحاشیہ میں محقق طوسی پر یہ جیتا جاگتا افتراء کیا ہے کہ (آگے متن میں بھی تصریح ہے کہ اس وقت روشنی مخروطی ہوتی ہے۔) لدھیانوی صاحب نے محقق طوسی پر یہ افتراء کر کے ناظرین کو یہ تاثر دیا ہے کہ محقق طوسی کی تصریح کے مطابق اس عبارت میں لفظ صبح سے صبح کاذب مراد ہے۔ افسوس ایک غلط بات کو بنانے کیلئے آدمی کیا کیا کرتا ہے جھوٹ بڑا گناہ ہے لیکن افتراء تو یہ جھوٹ سے بھی بڑا گناہ ہے۔ اللہ تعالیٰ توبہ کی توفیق نخشے۔۱۲۔سعید غفرلہ

اطلوع صبح وآفتاب وہمچین نظیر درجہء آفتاب را برافق شرقی نہیم ومرئی نشان کنیم پس برمقنطرہ ہشر دہم درجہ شرقی نہیم ومرئی نشان کنیم ومیاں ہر دوفشاں بشمریم وبرپانشردہ قسمت کنیم انچہ بیروں آید ساعات بودمیان غروب آفتاب وغروب شفق (محقق طوسی کی اس عبارت میں صراحت کے ساتھ لفظ شفق مزکور ہے۔اور بیاض مستطیل چونکہ بالاجماع شفق نہیں ہے اس لئے اس عبارت میں شفق سے بیاض مستطیل مراد لینا اجماع کے خلاف اور سراسر غلط ہے بلکہ محقق طوسی کی اس عبارت میں شفق سے وہ سپید روشنی مراد ہے جوافق پر ہوتی ہے جس کے غائب ہونے تک مغرب کا وقت ظاہر الروایۃ کے مطابق باقی رہتا ہے)

(دلیل سوم) حاشیہ بست باب میں ہے وچوں آفتاب بدائرہ نصف النہار تحت الارض رسد راس ایں ۔۔۔۔ مخروط بدائرہ نصف النہار فوق الارض رسیدہ باشد ونیم شب باشد وچوں نزدیک شود بافق شرقی سفیدی کہ ازطرف مشرق برافق منبسط باشند آن را صبح خوانند وبتجربہ وامتحان بالآ تے کہ لائق است ایں عدد اقل اسطرلاب معلوم کردہ اند کہ آفتاب ہشردہ درجہ ازافق منحط شود شفق منقضی گشتہ وارتفاع نظیر آفتاب یعنی راس مخروط

لے (قولہ صبح) لدھیانوی صاحب نے اپنی کتاب صبح صادق کے نئے ایڈیشن کے گیارھویں صفحہ کیحاشیہ میں محقق طوسی پر یہ جیتا جاگتا افتراء کیا ہے کہ (آگے متن میں بھی تصریح ہے کہ اس وقت روشنی مخروطی ہوتی ہے۔) لدھیانوی صاحب نے محقق طوسی پر یہ افتراء کر کے ناظرین کو یہ تاثر دیا ہے کہ محقق طوسی کی تصریح کے مطابق اس عبارت میں لفظ صبح سے صبح کاذب مراد ہے۔افسوس ایک غلط بات کو بنانے کیلئے آدمی کیا کیا کرتا ہے جھوٹ بڑا گناہ ہے لیکن افتراء تو یہ جھوٹ سے بھی بڑا گناہ ہے۔اللہ تعالیٰ توبہ کی توفیق بخشے ۱۲۔سعید غفرلہ

ہرگاہ کہ ۱۸ درجہ غربی بود صبح پیدا شدہ (اس عبارت میں صبح سے یقیناً صبح صادق مراد ہے اس لئے کہ اس عبارت میں یہ تصریح ہے کہ جب سفیدی افق شرقی پر پھیلتی ہے تو صبح ہوتی ہے اور ہر عاقل جانتا ہے کہ افق شرقی پر جب سفیدی پھیلتی ہے تو صبح صادق ہوتی ہے نہ کہ صبح کاذب۔ اور جب کہ اس عبارت میں صبح سے صبح صادق مراد ہے۔ تو اس عبارت میں شفق سے بیاض مستطیل مراد لینا قطعاً باطل ہے اس لئے کہ اس عبارت میں ابتداء صبح صادق اور انتہاء شفق کے وقت افق سے آفتاب کا انحطاط اٹھارہ اٹھارہ درجہ بتایا ہے اور اہل علم جانتے ہیں کہ ابتداء صبح صادق کی نظیر انتہاء بیاض مستطیر ہے نہ کہ انتہاءِ اور بیاض مستطیل اس لئے اس عبارت میں شفق سے بیاض مستطیر مراد لینا لازم ہے اور بیاض مستطیل مراد لینا باطل ہے)

(دلیل چہارم) قانون مسعودی کے تیرھویں باب میں ہے وبحسب الحاجة الى الفجر و الشفق رصد اصحاب هذه الصناعة امره فحصلوا من قوانين و قته ان انحطاط الشمس تحت الافق متى كان ثمانيه عشر جزء كان ذلك وقت طلوع الفجر فى المشرق و وقت مغيب [1] الشفق ولما لم يكن شيئا معينا بل بالاول مختلطاً اختلف فى هذا القانون فرآه بعضهم [2] سبعة عشر جزء (قانون مسعودی کی اس عبارت میں لفظ فجر صادق اور لفظ شفق سے منتشر مراد ہے۔ اس دعوی کی ایک دلیل یہ

---

[1] (قوله الشفق) قانون سعودی میں کتابت کی غلطی سے اس جگہ الشمس لکھا ہے ۱۲ سعید غفرلہ

[2] (قوله سبعة عشر) قانون سعودی میں کتابت کی غلطی سے اس جگہ سبع عشر لکھا ہے ۱۲ سعید غفرلہ

ہے کہ اس عبارت کی ابتداء میں بحسب الحاجت لکھا ہے اور اس عبارت سے پہلے اس کتاب میں بیرونی نے یہ صراحت کردی ہے کہ ۱ فجر کاذب سے حاجت متعلق نہیں ہے بلکہ ۲ فجر صادق سے حاجت متعلق ہے اسی طرح یہ بھی صراحت کردی ہے کہ شفق ۳ احمر وابیض منتشر ہی سے حاجت متعلق ہے نہ کہ ۴ بیاض مستطیل سے اور دوسری دلیل یہ ہے کہ اس عبارت کا آخری حصہ یعنی ولما لم یکن شیئا معینا بل بالا ول مختلطا اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ اس عبارت میں لفظ فجر سے وہ فجر مراد ہے جس سے پہلے بھی فجر ہو اور وہ فجر پہلی فجر سے مختلط ہو اور یہ یقینی بات ہے کہ فجر کاذب سے پہلے کوئی فجر نہیں تو لامحالہ فجر صادق ہی مراد ہے جس سے پہلے فجر کاذب ہے جس سے فجر صادق مختلط ہوتی ہے اسی لئے اس کی ابتداء کا وقت کوئی اٹھارہ درجہ انحطاط پر بتاتا ہے اور کوئی سترہ درجہ انحطاط پر)

---

۱ (قولہ فجر کاذب) قانون مسعودی میں بیرونی کی عبارت یہ ہے اولھا مستدق مستطیل منتسب یعرف بالصبح الکاذب ویلقب بذنب السرحان ولا یتعلق بہ شیئ من الاحکام الشرعیۃ ولامن العادات الرسمیۃ ۱۲ سعید غفرلہ

۲ (قولہ فجر صادق) قانون مسعودی میں بیرونی کی عبارت یہ ہے والنوع الثانی منبسط فی عرض الافق مستدیر کنصف دائر ۃ یضیئ بہ العالم فینشرلہ الحیوانات والناس للعادات ۱۲ سعید غفرلہ

۳ (قولہ شفق احمر وابیض منتشر) ان دونوں سے متعلق قانون مسعودی میں بیرونی کی عبارت یہ ہے واختلاف الائمۃ فی اسم الشفق علی ایھما یقع اوجب ان یتنبہ لھما معاینہ سعید غفرلہ

۴ (قولہ بیاض مستطیل) بیاض مستطیل سے متعلق بیرونی کی عبارت یہ ہے وانما لا یتنبہ الناس لہ لان وقتہ عنداختتام الاعمال واشتغالھم بالاکتنان ۱۲ سعید غفرلہ

(دلیل پنجم) شمس الائمہ امام حلوانی اور امام برہان الدین کبیر وغیرہ کا اس بات پر اجماع ہے کہ بلغار میں سال کی چالیس راتیں ایسی آتی ہیں جن میں وہاں عشاء کا وقت آتا ہی نہیں ہے لہذا اون ائمہ کرام کا یہ متفقہ فتوی ہے کہ وہاں ان راتوں میں صبح صادق سے پہلے عشاء کی نماز نہ پڑھی جائے اور اونکا یہ متفقہ فتوی اس بات پر مبنی ہے کہ شفق ابیض غائب ہونے کے وقت افق سے آفتاب کا انحطاط پندرہ درجہ سے زیادہ ہوتا ہے۔

اس لئے کہ عرض البلد اور میل اعظم اور [1] انحطاط کا مجموعہ نوے درجہ سے کم ہو تو سال کی ایک رات بھی ایسی نہیں ہوسکتی جس میں عشاء کا وقت نہ آتا ہو جیسا کہ اہل علم سے مخفی نہیں ہے اور بلغار کا عرض البلد پچاس درجہ بیس دقیقہ سے ہرگز زیادہ نہیں بلکہ اس سے [2] ضرور کم ہے اور میل اعظم کسی [3] قول پر چوبیس درجہ سے زیادہ نہیں۔ لہذا بلغار کا عرض البلد پچاس درجہ بیس دقیقہ ہی مان لیا جائے اور میل اعظم بھی

---

[1] (قولہ انحطاط) یعنی شفق ابیض غائب ہونے کے وقت افق سے آفتاب کا انحطاط ۱۲ سعید غرلہ

[2] (قولہ ضرور کم ہے) بلغار کے عرض البلد کا تعین عنقریب آنے والا ہے ۱۲ سعید غرلہ

[3] (قولہ کسی قول پر) شرح چغمینی میں ہے واکثر ماوجدوہ لم یزد علی اربعة وعشرین جزء واقلہ لم تنقص من ثلاثة وعشرین جزء وثلاثین دقیقة ۱۲ سعید غفرلہ

[4] (قولہ ساڑھے چودہ درجہ) اور ایک درجہ چار منٹ اس لئے ملک شام میں فجر کا نصف حصہ اٹھاون منٹ ہوگا یعنی وہاں فجر کی مقدار ایک گھنٹہ چھپن منٹ ہوگی اور پندرہ درجہ انحطاط ماننے پر اتنی لمبی فجر اقلیم چہارم میں ممکن نہیں ہے چنانچہ خود لدھیانوی صاحب کی کتاب صبح صادق میں (۴۵) درجہ عرض البلد پر فجر کی مقدار ایک گھنٹہ چھپن منٹ لکھی ہے اس لئے اتنی لمبی فجر اقلیم ششم میں ہی ہوسکتی ہے نہ کہ اقلیم چہارم میں ۱۲ سعید غفرلہ

پورے چوبیس درجہ فرض کرلیا جائے تو انحطاط صرف پندرہ درجہ ماننے پر تینوں کا مجموعہ ہرگز نوے درجہ نہیں ہوگا بلکہ نوے درجہ سے چالیس دقیقہ کم ہی ہوگا اور سال میں ایک رات بھی وہاں ایسی نہیں ہوگی کہ جس میں عشاء کا وقت فوت ہو جب کہ فقہاء کرام کی تصریحات کے مطابق سال میں چالیس راتیں وہاں ایسی ہوتی ہیں جن میں عشاء کا وقت ہوتا ہی نہیں۔ لہٰذا پندرہ درجہ انحطاط ماننے پر فقہاء کرام کا یہ متفقہ فتویٰ [1] غلط ہو جائے گا (اس دلیل کی مزید تشریح آنے والی ہے)

(دلیل ششم) علامہ ابن عابدین شامی قدس سرہ السامی کے شیخ المشائخ شیخ ابراہیم غزی سائحانی امین الفتویٰ کے ارشاد کے مطابق ملک شام میں فجر کا نصف حصہ کبھی چودہ درجہ سے بڑھ کر [1] ساڑھے چودہ درجہ بھی ہو جاتا ہے لیکن پندرہ درجہ

حاشیہ نمبر ۲ صفحہ نمبر ۴۲ پر

---

[1] (قولہ غلط ہو جائیگا) چنانچہ لدھیانوی صاحب نے فقہاء کرام کے اس متفقہ فتویٰ کو بدیہی البطلان بتایا ہے لدھیانوی صاحب کے الفاظ بعینہ ذیل میں لکھے جاتے ہیں حقیقت یہ ہے کہ حضرات فقہاء رحمہم اللہ تعالیٰ نے بلغار کے اوقات کی تحقیق کر کے وہاں کے باشندوں کو کوئی فتویٰ نہیں دیا بلکہ تحقیق مسئلہ کے درمیان بلغار کا ذکر محض بطور مثال آیا ہے کسی مسئلہ کی تحقیق لکھنے کیلئے صورت مسئلہ کا امکان ہی کافی ہے اور فقدان وقت عشاء کا تو یقیناً دنیا میں وجود بھی ہے اسلئے اسکی تحقیق کی ضرورت تھی پس فقہاء کا اصل مقصود صرف اس مسئلہ کی تحقیق ہے اس کے محل وقوع کی تحقیق نہ مقصود ہے۔ نہ فقہاء کے فرائض میں داخل ہے اور نہ ہی اس کی ضرورت ہے کسی عالم نے بلغار کے بارے میں ایسی کوئی خبر سنی اس نے اسے مثال کے طور پر لکھ دیا خبر کی تحقیق و تصدیق میں کاوش کو فضول سمجھ کر اس سے احتراز کیا اس کے بعد دوسرے فقہاء بھی اس مثال کو نقل کرتے رہے، انہوں نے بھی اس خبر کی تصدیق کی ضرورت نہ سمجھی (الی) اگر یہ حضرات اس خبر کی تحقیق کی طرف ذرا بھی التفات فرماتے تو وہ ایسی بدیہی البطلان بات ہرگز نہ لکھتے

انحطاط مانا جائے تو یہ مقدار پینتالیس درجہ عرض البلد سے کم پر ممکن نہیں۔ لہذا پندرہ درجہ انحطاط ماننے پر یہ لازم آتا ہے کہ ملک شام اقلیم ششم کے وسط کے قریب تک ہو جبکہ یہ قطعاً وبداھۃ باطل ہے اس لئے کہ شرح چغمینی وغیرہ کی تصریح کے مطابق ملک شام کا کچھ حصہ اقلیم سوم میں اور کچھ حصہ اقلیم چہارم میں ہے اور اقلیم چہارم کی انتہا اڑتیس درجہ چون دقیقہ ہے۔ لہذا یہ ؎ ماننا پڑے گا کہ شفق ابیض غائب ہونے کے وقت افق سے آفتاب کا انحطاط ضرور پندرہ درجہ سے زیادہ ہوتا ہے۔ امین الفتویٰ شیخ ابراہیم غزلی سائحانی کا یہ ارشاد علامہ ابن عابدین شامی قدس سرہ السامی نے ردالمحتار کے کتاب الصوم میں نقل کیا ہے عبارت یہ ہے نصف حصۃ الفجر لاتزید علی ثلاث عشرۃ درجۃ فی مصر واربع عشرتہ و نصف فی الشام۔

(دلیل ہفتم) صاحب حجت قاہرہ مجدد مائتہ حاضرہ امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ اپنے فتاویٰ میں ارشاد فرماتے ہیں کہ ؎ سالہا سال سے فقیر کا ذاتی تجربہ ہے کہ اوسکی (یعنی صبح صادق کی) ابتداء کے وقت ہر موسم میں آفتاب اٹھارہ ہی درجہ زیر افق پایا

(لدھیانوی صاحب نے یہ الفاظ ۱۱ صفر سنہ ۱۳۹۷ھ کے مکتوب میں لکھ کر مجھے بھیجے ہیں میرے پاس ان کا یہ مکتوب محفوظ ہے) ۱۲ سعید احمد غفرلہ الاحد

؎ (قولہ لہذا یہ ماننا پڑے گا) چنانچہ خود لدھیانوی صاحب نے بھی اپنے ایک مکتوب میں یہ اعتراف کیا ہے کہ امین الفتوی شیخ ابراہیم غزی سائحانی کا یہ ارشاد پندرہ درجہ زیر افق کی بجائے اٹھارہ درجہ زیر افق پر منطبق ہوتا ہے اور اس ارشاد میں اٹھارہ درجہ زیر افق کو صبح صادق قرار دیا گیا ہے۔ لیکن اس حقیقت کا اعتراف کرنے کے باوجود لدھیانوی صاحب اپنی ضد پر اڑے ہوئے ہیں اللہ تعالیٰ توفیق ہدایت دے ۱۲ سعید غفرلہ

؎ (قولہ سالہا سال) جب سالہا سال سے امام اہلسنت مجدد مائۃ حاضرہ کا تجربہ ہے اور صدر الشریعہ الثانی

ہے یہی انحطاط شفق ابیض ہے کہ جانبین سے تعادل وتناظر ہے ۔ (انتھی ملتقطا)

(دلیل ہشتم) فقہ ربانی صدر الشریعہ ثانی" بہار شریعت میں تحریر فرماتے ہیں کہ فقیر نے بھی اس کا بکثرت تجربہ کیا (کہ اس وقت آفتاب افق سے اٹھارہ درجہ ہی نیچے ہوتا ہے)

(دلیل نہم) فاضل بہار ملک العلماء ثانی مولانا سید محمد ظفر الدین صاحب مدرس ہیات وحدیث شمس الہدی پٹنہ مؤذن (لاوقات ملتان میں ارشاد فرماتے ہیں کہ فقیر نے بھی اس کا بکثرت تجربہ کیا (کہ اس وقت آفتاب افق سے اٹھارہ درجہ ہی نیچے ہوتا ہے)

(دلیل دہم) جامعہ اشرفیہ لاہور کے استاذ الحدیث والتفسیر [1] محمد موسیٰ صاحب کی کتاب فلکیات جدیدہ کے ص ۳۲۸ پر مسطور ہے

نے بھی اس کا بکثرت تجربہ کیا ہے، اور ملک العلماء بہاری نے بھی اپنا بکثرت تجربہ لکھا ہے، اور سبع شداد سے بھی یہ ثابت اور قانون مسعودی سے بھی یہ ثابت، پھر بلغار والوں کے حق میں ائمہ کرام وفقہاء عظام کے فتوی سے بھی اس کی تصدیق وتوثیق ہوتی ہے اور علامہ ابن عابدین شامی اور اونکے شیخ المشائخ شیخ ابراہیم غزی سائحانی امین الفتوی کے ارشاد سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے تو حنفیوں کیلئے یہی کافی ہے اس کے مقابلہ میں بعض اہل ہیئات کا قول یا کسی دوسرے کا تجربہ قابل قبول نہیں خصوصا ایسی حالت میں کہ اصول کا یہ مسلمہ مسئلہ ہے کہ مثبت کے مقابلہ میں نافی کا قول معتبر نہیں ہے۔ لہذا جو علماء وفقہاء اور آئمہ اٹھارہ درجہ انحطاط پر صبح صادق بتاتے ہیں اُن کے مقابلے میں صبح صادق کی نفی کرنیوالے کا قول کیسے معتبر ہوگا۔ ۱۲ سعید غفرلہ

[1] (قولہ محمد موسی صاحب) ان کو فلکیات میں جو کمال حاصل ہے وہ خود اپنی کتاب میں فرماتے ہیں کہ اس فقیر کے سوا برا عظم ایشیا میں کوئی شخص ایسا نہیں ہے جو فلکیات جدید وقدیم دونوں میں مہارت تامہ رکھتا ہو فلکیات جدیدہ ص ۳۲۸) ۱۲ سعید غفرلہ

کہ ۱ رصدگاہوں کی تحقیقات اور دیگر تجربات سے ثابت ہوا ہے کہ طلوع فجر اور انتہاء غروب ۲ شفق کے وقت آفتاب افق سے ۳ ستره درجہ نیچے ہوتا ہے (اس عبارت میں فجر سے فجر صادق اور شفق سے شفق حنفی مراد ہے چنانچہ اس کتاب کے آخر میں لاہور کے اوقات کا نقشہ جو ملحق ہے اوس نقشہ میں شفق حنفی لکھا ہے)

(جواب سوال سوم) کسی امام کے مذہب پر یہ ممکن نہیں اور کیسے یہ کسی امام کے مذہب پر ممکن ہوگا جب کہ شفق کے وقت ۴ باجماع جمیع ائمہ کرام افق پر روشنی ہوتی

---

۱ (قولہ رصدگاہوں) اس عبارت میں (رصدگاہوں کی تحقیقات کے بعد) (دیگر تجربات) خصوصیت سے قابل توجہ ہے (تنبیہ) لدھیانوی صاحب کی کتابت صبح صادق کی تالیف ۱۳۸۹ھ میں ہے اور فلکیات جدیدہ کی تالیف ۱۳۹۲ھ میں ہوئی ہے تو یقیناً جامعہ اشرفیہ لاہور کے شیخ الحدیث محمد موسیٰ صاحب نے لدھیانوی صاحب کی کتاب صبح صادق کے حوالہ جات پر غور و فکر کے بعد ہی اوس کو رد کیا ہے ۱۲ سعید غفرلہ

۲ (قولہ شفق) اصل کتاب میں آفتاب لکھا ہے لیکن یہ غالباً کتابت کی غلطی ہے اس لئے یہاں آفتاب کی جگہ شفق لکھا گیا ہے ۱۲ سعید غفرلہ

۳ (قولہ ستره درجہ) قانون مسعودی میں ستره درجہ، اٹھارہ درجہ دو قول لکھے ہیں لیکن محمد موسیٰ صاحب نے ستره درجہ والے قول کو اختیار کیا ہے بہر حال پندرہ درجہ کا قول تو محمد موسیٰ صاحب کے قول سے بھی باطل ہے ہی ۱۲ سعید غفرلہ

۴ (قولہ باجماع جمیع ائمہ کرام) امام اعظم ابوحنیفہؒ کے سواء تمام ائمہ کرام کے مذہب میں شفق سرخ روشنی کا نام ہے جو غروب آفتاب کے بعد افق پر ہوتی ہے اور امام اعظم ابوحنیفہؒ کے مذہب میں شفق سپید روشنی کا نام ہے جو سرخی کے بعد افق پر ہوتی ہے اور کسی امام کے مذہب میں بیاض مستطیل شفق نہیں ہے۔ صبح کاذب کے ساتھ بیاض مستطیل کا متصل ہونا ممکن ہے لیکن صبح کاذب کے ساتھ شفق کا متصل ہونا تو یہ کسی امام کے مذہب پر ممکن نہیں۔ اگر کوئی اس بات کا دعویٰ کرتا ہے تو اس امام کا نام بتائے اور ثبوت پیش کرے لیکن قیامت تک نہ کسی امام کا نام وہ بتا سکتا ہے نہ ثبوت پیش کر سکتا ہے۔ ۱۲ سعید غفرلہ

ہے اور صبح کاذب کے وقت افق ضرور تاریک ہوتا ہے تو ایک کا دوسرے کے ساتھ متصل ہونا ہرگز ممکن نہیں۔ سوال کا منشا غالبا شرح چغمینی وغیرہ کا یہ قول ہے کہ ساڑھے اڑتالیس درجہ عرض البلد پر صبح کاذب سے شفق متصل ہوجاتی ہے۔" لیکن یہ قول، باجماع جمیع ائمہ کرام غلط ہے غالباً اس غلطی کی وجہ یہ ہے کہ قوم کا کلام اس طرح تھا (اول الصبح وآخر الشفق انما یکون اذاکان انحطاط الشمس ثمانیه عشره جزء) یعنی قوم کے کلام میں لفظ (صبح) [1] مطلق تھا جس سے صبح صادق مراد تھی اور صبح صادق مراد ہونے پر یہ قرینہ تھا کہ صبح کاذب سے شفق کا متصل ہونا محال ہے لیکن کسی نے شفق کو فجر پر قیاس کر کے شفق کی بھی تین قسمیں گڑھ ڈالیں اور عرف و لغت اور اجماع کیخلاف بیاض مستطیل

---

[1] (قوله مطلق تها) اتنی بات خود لدھیانوی صاحب کو بھی تسلیم ہے چنانچہ انہوں نے اپنے ایک مکتوب میں یہ لکھا ہے کہ (ماہرین فلکیات اٹھارہ درجہ زیر افق کو بالعموم مطلق صبح سے تعبیر کرتے ہیں اس کیساتھ کاذب کی قید نہیں لگاتے) فرق اتنا ہے کہ لدھیانوی صاحب کے خیال کے مطابق قوم کے کلام میں مطلق صبح سے صبح کاذب مراد ہے اور ہمارے خیال کے مطابق قوم کے کلام میں مطلق صبح سے صبح صادق مراد ہے ہماری دلیلیں کئی ہیں ایک دلیل تو یہ ہے کہ کسی امام کے مذہب پر صبح کاذب سے شفق کا متصل ہونا ممکن نہیں جبکہ قوم کے کلام میں مطلق صبح سے صبح کاذب مراد لینے پر بعض بلاد میں بعض ایام میں صبح کاذب سے شفق کا متصل ہونا لازم آتا ہے اور ایک دلیل ائمہ کرام وفقہاء عظام کا وہ متفقہ فتویٰ بھی ہے جو بلغار والوں سے متعلق ہے اور ایک دلیل علامہ ابن عابدین شامی اور اون کے شیخ المشائخ ابراہیم غزی سانحانی امین الفتوی کا ارشاد بھی ہے پھر سبع شداد بست باب وحاشیہ بست باب اور قانون مسعودی کی عبارتیں اور امام اہلسنت مجدد دین وملت اعلحضرت ؒ کا سالہال کا اپنا ذاتی تجربہ اور پھر صدر الشریعہ ثانی" کا بکثرت تجربہ بھی اور ملک العلماء فاضل بہاریؒ کا بکثرت تجربہ بھی ہماری دلیلیں ہیں مزید براں جامعہ اشرفیہ لاہور کے شیخ الحدیث کے قول سے بھی ہمارے دعوی کی تائید وتوثیق ہوتی ہے جبکہ لدھیانوی صاحب

کو شفق قرار دے دیا۔ پھر اُس کے کلام سے دھوکہ کھا کر کسی نے قوم کے کلام میں لفظ (شفق) سے بیاض مستطیل اور لفظ (صبح) سے صبح کاذب سمجھ لیا اور پھر اپنے خیال کے مطابق اُس پر متفرع کر کے یہ لکھ دیا کہ ساڑھے اڑتالیس درجہ عرض البلد پر صبح کاذب سے شفق متصل ہو جاتی ہے۔'' بعد کو آنے والوں نے بھی غور نہیں کیا اور تقلید کر لی۔ اور یہ کوئی نادر بات نہیں ہے بلکہ ایسی نظیریں بہت ملتی ہیں کہ ایک نے غلطی کی اور بے توجہی میں دوسروں نے اوسکی تقلید کر لی چنانچہ رد المحتار میں ہے۔ **وقد یقع کثیرا ان مولف ایذکر شیئا خطاء فینقلو نه بلا تنبه فیکثر الناقلون واصله لواحد مخطئی** سردست صرف [1] ایک نظیر ملاحظہ ہو۔ اقلیم ثانی کے وسط کا عرض چوبیس درجہ پانچ دقیقہ ہے لیکن شارح چغمینی نے دھوکہ کھا کر یہ لکھ دیا کہ اقلیم ثانی کے وسط کا عرض چوبیس درجہ چالیس دقیقہ ہے اور عاملی نے بے توجہی میں شارح چغمینی کی تقلید کی شارح چغمینی نے تو صبح و شفق سے متعلق قوم کا کلام جوں کا توں نقل کیا ہے البتہ اس پر جو تفریع کی ہے اس میں انہوں نے غلطی سے صبح کاذب لکھا ہے شرح چغمینی کی عبارت یہ ہے **وقد عرف بالتجربة ان اول الصبح و آخر الشفق انما یکون اذا کان انحطاط الشمس ثمانیة عشر جزء ففی بلد یکون عرضه اقل**

کی دلیل صرف بعض اہل ہیأت کا قول ہے اب فیصلہ مسلمانوں کے عقل و خرد پر ہے کہ کس کا خیال صحیح ہے اور کس کا خیال غلط ۱۲ سعید غفرلہ

[1] (قولہ ایک نظیر ملاحظہ ہو) دوسری نظیر یہ ہے کہ لدھیانوی صاحب نے اپنی کتاب صبح صادق ص ۱۴ پر یہ لکھا ہے کہ (نصف النہار سے تقریباً دس منٹ قبل اور دس منٹ بعد تک مکروہ وقت ہے) لدھیانوی صاحب کا یہ مسئلہ غلط اور حدیث و فقہ سب کیخلاف ہے لیکن نقشہ اوقات نماز پنجگانہ دائمی برائے ملتان شائع کرنیوالے نے

من تمام الميل ثمانيه عشر جزء يتصل الشفق بالصبح الكاذب لیکن بقول کسے (ہر کہ آمد عمارت نو ساخت) عاملی نے نہ صرف تفریع میں صبح کاذب لکھا بلکہ قوم کا کلام نقل کرنے میں بھی [1] غلطی کی ہے کیونکہ قوم کے کلام میں لفظ صبح مطلق تھا جس سے صبح صادق مراد تھی اُس کو (کاذب) سے مقید کر کے عاملی نے نقل کیا ہے تشریح الافلاک میں عاملی کی عبارت اس طرح ہے۔

قد علم بالتجربة ان انحطاط الشمس اول الصبح الكاذب و آخر الشفق ثمانيه عشر جزء ففي عرض مح ل يتصل الشفق بالصبح الكاذب اور یہ سب کچھ بناء الفاسد على الفاسد کے قبیل سے ہے کیونکہ بیاض مستطیل [2] شفق نہیں ہے۔ بیاض مستطیل کو شفق ٹھہرانا عرفاً و اجماعاً غلط و باطل ہے۔ اگر بیاض مستطیل شفق ہوتی تو ہرگز باجماع جمیع ائمہ یہ وقت عشاء میں داخل نہ ہوتا زیلعی میں ہے۔

بے توجہی میں لدھیانوی صاحب کی تقلید کی ہے اسی طرح دائمی نقشہ اوقات نماز برائے لاہور کے ناشر نے بھی لدھیانوی صاحب کی اس غلطی میں تقلید کی ہے ۱۲ سعید غفر له

[1] (قولہ غلطی کی ہے) چنانچہ محشی نے عاملی کی اس خطاء پر تنبیہ کرنے کیلئے حاشیہ میں لکھا ہے کہ (الظاهر ان يقول اول الصبح بدون الكاذب كما في عبارته القوم) اس حاشیہ سے یہ تو معلوم ہوا ہی کہ قوم کے کلام میں لفظ (صبح) مطلق ہے لیکن ساتھ ہی یہ بھی معلوم ہوا کہ لفظ (صبح) سے قوم کی مراد صبح صادق ہے نہ کہ صبح کاذب کیونکہ اگر قوم کی مراد صبح کاذب ہوتی تو عاملی کا یہ کلام قوم کی مراد کو واضح کرنیوالا ہوتا اور مراد کو واضح کرنے والا کلام احسن ہوتا ہے نہ کہ ظاہر کا خلاف ۱۲ سعید غفر له

[2] (قولہ شفق نہیں ہے) اور کیسی جہالت کی بات ہے کہ کسی نے خلیل نحوی کی طرف منسوب کر کے یہ لکھ دیا کہ عام آبادیوں میں شفق تہائی رات بلکہ آدھی رات تک باقی رہتی ہے اور لدھیانوی صاحب نے بھی غور و فکر سے کام نہیں لیا اور انکی تقلید کر لی اور اپنی کتاب صبح صادق کے ص ۶ پر یہ دھر لکھ دیا کہ (متقدمین میں سے خلیل سے تہائی رات

۔ ۔۔قد اجمعوا انه يدخل (وقت العشاء) بمغيب الشفق على اختلافهم فى الشفق . بدائع الصنائع میں ہے اما اول وقت العشاء فحين يغيب الشفق بلا خلاف (الى آخره) اعزاز علی دیوبندی نے حاشیہ نور الایضاح میں لکھا ہے۔ اعلم انهم اتفقوا على ان منتهى وقت المغرب الى الشفق لكن اختلفوا ا۔ فى تفسير الشفق اگر تقلید کا یہ سلسلہ جاری رہا تو کوئی تعجب کی بات نہیں ہے کہ کوئی منچلا بعض اہل ہئیات کے ان اقوال کو سند بنا کر یہ

تک شفق کا مشاہدہ منقول ہے) لدھیانوی صاحب کو اگر یہ معلوم ہوتا کہ خلیل سپید روشنی کو شفق مانتا ہی نہیں اسکے نزدیک تو شفق سرخی ہی کا نام ہے نہ کہ سپیدی کا تو لدھیانوی صاحب ہرگز اندھی تقلید نہ کرتے یہ دیکھئے کنز الدقائق کے حاشیہ میں اعزاز علی نے یہ لکھا ہے کہ قوله وهو البياض وهذا عندالى حنفية واختاره المبرد ثعلب اللغويان وقال ابو يوسف و محمد و من قال بقو لهما الشفقالحمرة لانه المتفاهم عنداهل اللغة نقل ذلک عن الخليل و الفراء والازهرى (انتهى ملتقطا) اور یہ پھر کتنے تعجب کی بات ہے کہ لدھیانوی صاحب خلیل کی تکذیب بھی پسند نہیں کرتے اور تہائی رات تک شفق کا وجود بھی نہیں مانتے فرماتے ہیں کہ (اس کی تکذیب کی بجائے زوڈیکل لائٹ وغیرہ پر محمول کرنا بہتر ہے) زوڈیکل لائٹ پر محمول کرنا بھی تو تکذیب ہی ہے دراصل خلیل کا قول صرف اتنا ہی ہے کہ آدھی رات تک میں نے سپید روشنی دیکھی ہے"۔ اب جسکے دل و دماغ میں یہ رسا بسا ہوا ہے کہ بیاض مستطیل شفق ہے تو وہ خلیل پر افتراء کریگا ہی اور یہ دلکھے گا ہی کہ (خلیل سے تہائی رات تک شفق کا مشاہدہ منقول ہے) اور بالفرض اگر خلیل نے تہائی رات یا آدھی رات تک شفق کا مشاہدہ بیان کیا ہے تو اس کا یہ قول اسی لئے تو غلط مانا جائے گا کہ شفق اس روشنی کا نام ہے جو افق پر ہوتی ہے اور تہائی رات یا آدھی رات تک افق پر روشنی عام آبادیوں میں نہیں ہوتی تو پھر لدھیانوی صاحب ابیض مستطیل کو شفق کیوں بتاتے ہیں۔ ستم بالائے ستم یہ کہ صبح صادق کا نیا ایڈیشن جواب شائع ہوا ہے اس میں لدھیانوی صاحب نے خلیل پر ایک اور افتراء کیا ہے وہ یہ کہ خلیل کو زوڈیکل لائٹ اور کہکشاں کو صبح کاذب سمجھنے کا مغالطہ لگا ہے جس پر اہل حق نے تردید فرمائی ہے درحقیقت لدھیانوی صاحب خود مغالطہ میں ہیں خلیل کو ایسا کوئی مغالطہ نہیں لگا ہے ۱۲ اسعد غفرله

ا۔ (قوله فى تفسير الشفق) اب لدھیانوی صاحب کی تفسیر کے مطابق اگر بیاض مستطیل بھی شفق ہے تو بیاض مستطیل غائب ہونے تک انھیں مغرب کا وقت تسلیم کرنا چاہیے لیکن تین باتوں میں سے ایک بات ضرور غلط ہے۔

دعوی کر بیٹھے کہ بیاض مستطیل غائب ہونے تک مغرب کا وقت رہتا ہے اور عشاء کا وقت بیاض مستطیل کے بعد شروع ہوتا ہے۔'' اور پھر وہ منچلا اپنے گمان کے مطابق علماء وفضلاء اور مسلمانوں پر صحیح حدیث کے مخالفت کا الزام دھر کر اون کو اس طرح چیلنج کرے کہ جب صحیح حدیث میں یہ آیا ہے کہ مغرب کا وقت شفق غائب ہونے تک باقی رہتا ہے تو بیاض مستطیل کے وقت عشاء کی اذان اور نماز کیوں جائز سمجھتے ہو۔

---

(۱) مغرب کا وقت بالاتفاق شفق غائب تک رہتا ہے (۲) بیاض مستطیل کے وقت مغرب کا وقت باقی بالاجماع نہیں رہتا (۳) بیاض مستطیل شفق ہے یہ تینوں باتیں کسی طرح صحیح نہیں ہوسکتی ہیں ان میں سے ایک بات ضرور غلط ہے اب لدھیانوی صاحب بتائیں کہ ان تینوں باتوں میں سے کونسی بات غلط ہے۔ ہمارے نزدیک تو ان میں سے تیسری بات غلط ہے وہ غلط بات یہ ہے کہ بیاض مستطیل شفق ہے باقی دو باتیں صحیح ہیں یعنی یہ صحیح ہے کہ مغرب کا وقت بالاتفاق شفق غائب ہونے تک باقی رہتا ہے اور یہ بھی صحیح ہے کہ بیاض مستطیل کے وقت مغرب کا وقت باقی بالاجماع نہیں رہتا بلکہ باجماع جمیع ائمہ عشاء کا وقت ہو جاتا ہے اس لئے کہ بیاض مستطیل باجماع جمیع ائمہ شفق نہیں ہے ۱۲ اسعید غفرلہ

(قولہ دعوی کر بیٹھے) یعنی آج جس طرح ہیأت کی بعض کتابوں کو سند بنا کر لدھیانوی صاحب نے مسلمانوں کے صدہا سال کے معمول کو غلط اور ائمہ کرام وفقہاء عظام وعلماء اعلام کے فتووں کو باطل بتایا ہے اسی طرح کل کوئی منچلا ان ہی کتابوں کو سند بنا کر یہ بھی کہے گا کہ بیاض مستطیل شفق ہے اور بیاض مستطیل غائب ہونے تک مغرب کا وقت باقی رہتا ہے عشاء کا وقت بیاض مستطیل کے بعد ہوتا ہے۔'' اس وقت لدھیانوی صاحب اور ان کے اذناب کی آنکھیں کھلیں گی اور فیض الباری وفتح الملہم کی عبارتیں کام نہ آئیں گی اس لئے کہ لدھیانوی صاحب کی طرح وہ منچلا بھی ان عبارتوں میں طرح طرح کی تاویلیں کریگا اور یہ کہے گا کہ بیاض مستطیل شفق ہے اور صحیح حدیث سے یہ ثابت ہے کہ مغرب کا وقت شفق غائب ہونے تک رہتا ہے اس لئے جو عبارتیں اور جو اقوال کے خلاف ہوں گے وہ واجب التاویل یا واجب الردہوں گے۔'' لدھیانوی صاحب کے پاس اگر کوئی معقول جواب ہے تو بتائیں ہمارے خیال میں تو اس کا معقول جواب صرف اور صرف یہ ہے کہ بیاض مستطیل شفق نہیں ہے اور بعض اہل ہیأت کا یہ قول صحیح نہیں ہے کہ بیاض مسطیل شفق ہے ۱۲ اسعید غفرلہ

امام اہلسنت مجدد دین اعلحضرت ؒ اپنے فتاوی میں تحریر فرماتے ہیں کہ بعض کتب ہئیات میں لکھ دیا جب آفتاب افق سے پندرہ درجہ نیچے رہتا ہے اس وقت صبح صادق ہوتی ہے مگر ہزاروں بار کا مشاہدہ شاہد ہے کہ یہ بھی محض غلط ہے بلکہ جب آفتاب کا انحطاط قریب اٹھارہ درجہ کے رہ جاتا ہے اس وقت یقیناً صبح صادق ہو جاتی ہے۔

نیز اپنے فتاوی میں ارشاد فرماتے ہیں کہ وہاں (یعنی طلوع صبح وغروب شفق کے وقت) سرے سے عقل کو اس ادراک کی راہ نہ تھی کہ آفتاب اُفق سے کتنا نیچا ہوگا کہ صبح طلوع کرے گی یا کتنا نیچا جائے کہ شفق ڈوب جائے گی تو پھر رویت ہی کی احتیاج پڑی اور صدہا سال کے تکرر مشاہدہ نے ثابت کیا کہ آفتاب ان دونوں وقت اٹھارہ درجہ نیچے ہوتا ہے یہ وہ علم ہے جو اکثر ہئیات دانوں پر مخفی رہا اور رجما بالغیب باتیں آڑایا کیئے صبح کاذب کے وقت انحطاط شمس میں مختلف ہوئے کسی نے سترہ درجہ کہا کسی نے اٹھارہ اور کسی نے انیس بتائے اور مشہور اٹھارہ ہے اور اسی پر شرح چغمینی نے مشی کی اور صبح صادق کیلئے بعض نے پندرہ درجہ بتائے ہیں اسے علامہ برجندی نے حاشیہ چغمینی میں بلفظ قد قیل نقل کیا اور مقرر رکھا حالانکہ یہ سب ہوسات بے معنی ہیں شرع مطہر نے اس بات میں کچھ ارشاد فرمایا ہی نہیں اس نے تو صبح کی صورتیں تعلیم فرمائی ہیں کہ صبح کاذب شرقاً غرباً مستطیل ہوتی ہے اور صبح صادق شمالاً جنوباً مستطیر اور ہم اوپر کہہ آئے کہ مقدار انحطاط جاننے کی طرف کسی برہان عقلی کو راہ نہیں صرف مدار رویت پر ہے اور رؤیت شاہد عدل ہے کہ صبح صادق کے وقت پندرہ درجہ انحطاط

ہونا محض باطل ہے بلکہ اٹھارہ درجہ انحطاط پر صبح صادق ہو جاتی ہے سالہا سال سے فقیر کا ذاتی تجربہ ہے کہ اس کی ابتداء کے وقت ہمیشہ ہر موسم میں آفتاب اٹھارہ ہی درجہ زیر افق پایا ہے (ثم اقول) صبح صادق کیلئے پندرہ درجہ انحطاط ہونے کا بطلان اور اٹھارہ درجہ انحطاط کی صحت اس واقعہ مشہورہ سے بھی ثابت ہے [1] جو عامہ کتب معتبرہ میں مذکور کہ بلغار سے ہمارے مشائخ کرام کے حضور استفتاء آیا تھا کہ گرمیوں کی چھوٹی راتوں میں ان کو وقت عشاء نہیں ملتا۔ آدھی رات تک شفق ابیض رہتی ہے اور وہ ابھی نہ ڈوبی کہ مشرق سے صبح صادق طلوع کر آتی ہے [2] امام برہان الدین کبیر نے حکم دیا کہ عشاء کی قضاء پڑھیں اور امام بقالی اور امام شمس الائمہ حلوانی وغیرھما نے فرمایا ان پر سے عشاء ساقط ہے بالجملہ ان راتوں میں وہاں وقت عشاء نہ پانا متفق علیہ ہے۔ اب اگر انحطاط صبح صادق پندرہ درجہ ہوتا تو سال کی سب سے چھوٹی رات میں بھی ان کو

---

[1] (قوله عامہ کتب معتبرہ) بحرالرائق میں ہے، (قوله ومن لم يجدو قتهما) اى العشاء والوتر كما لوكان فى بلد يطلع فيه الجفر قبل ان يغيب الشفق كبلغار فى اقصر ليالى السنته (الى آخره) عليه غنيه و صغيرى شروح منیہ میں ہے وردت هذه الفتوى اليضامن بلدةبلغار فان الفجر يطلع فيها قبل عنيوبة الشفق فى اقصر ليالى السنة (الى آخره) ظہیریہ میں ہے درفتوی بلغار على شمس الائمة الحلوائى بان الفجر فيها يطلع قبل غيبوبة الشفق فى اقصر ليالى السنة (الى آخره)

درمختار میں ہے وفا فترو قتها كبلغار فان فيها يطلع الفجر قبل غروب الشفق فى اربعنية الشتاء (الى آخره) قال ابن عابدين الشامى صوابه فى اربعينة الصيف كمافى الباقانى

[2] (قوله امام برهان الدين كبير) اس وقت کے ائمہ تو ائمہ عام علماء بھی ہیئت وجغرافیا میں پوری مہارت رکھتے تھے لہذا یہ ممکن نہیں کہ ائمہ کرام نے نادانستگی سے کوئی غلط فتوی دیا ہو ۱۲ سعید غفرلہ

وقت عشاء ملتا ایک رات بھی فوت نہ ہوتا نہ کہ راتوں اس پر دلیل سنیے۔ بلغار کا عرض شمالی ساڑھے انچاس درجے ہے کمافی الزیج السمر قندی ثم الزیج الالغ بیکی تو وہاں راس السرطان کی غایت انحطاط تقریباً سترہ درجہ کہیے اور انحطاط صبح (اگر) پندرہ درجہ ہے تو قطعا یہی انحطاط شفق ابیض ہے کہ جانبین سے تعادل وتناظر ہے۔ اس تقدیر پر بعد غروب شمس جب تک افق سے آفتاب کا انحطاط بڑھتے بڑھتے پندرہ درجہ تک پہنچا پھر آدھی رات ڈھلے اس سے کم ہوتا ہوا پھر پندرہ درجہ رہا اس وقت صبح ہوئی۔ اس بیچ میں کہ تقریباً چار درجے انحطاط بدلا یقیناً اجماعا وقت عشاء تھا تو فوت عشاء کیا معنی اور جب اس رات میں جس کا غایتہ الا نحطاط خود غایۃ انحطاط یعنی نہایت قلت میں ہے اتنا طویل وقت ملا تو گرمی کی اور راتوں میں کہ انحطاط اس سے بھی زائد ہے اور بھی زیادہ وقت ہاتھ آئے گا اور یہ متفق علیہ مسئلہ یقیناً غلط ہو جائیگا (انتھی ملتقطا)

(تنبیہ) شرح چغمینی سے بھی اتنا تو ثابت ہی ہے کہ بلغار کا عرض البلد سینتالیس درجہ بارہ دقیقہ سے زائد اور پچاس ۵۰ درجہ بیس دقیقہ سے کم ہے چنانچہ شرح چغمینی میں ص ۹۱ پر ہے وابتداء السابع حیث العرض سبع واربعون درجة واثنتاعشرة دقيقة وفيه بعض بلا د الصقالبة والروس و بلغار وغياض وجبال ياوى اليها اتراک کا لوحوش و شمال بلاد ياجوج وماجوج ونهايات مساكن اتراک الشرق وفيه من الجبال والانهار وآخره آخر العمارة عند من اعتبر ابتداء الاقليم الاولى من خط الاستواء. وعند الجمهور الى حيث العرض خمسون درجة و عشرون دقيقة وهو الموافق لما في التذكرة والتحفة ولهذا لايعد بعضهم اى الجمهور من الاقاليم مابين عرض ن ک (یعنی عرض ۵۰ درجہ ۲۰ دقیقہ) الى آخر العمارة فان وراء عرض ن ک (یعنی وراء عرض ۵۰ درجہ ۲۰ دقیقہ) عمارات على ماز عموان فى عرض ثلاث وستين درجة جزيرة معمورة تسمى تولى اهلها يسكنون الحمات لشدة البرد وفى عرض اربع وستين درجة المذكور فى الكتب كما فى التحفة اربع وستون درجة و نصف عمارة اهلها قوم من الصقالبة لايعرفون لسانا وفى عرض سو (یعنی فی عرض ۶۶ درجہ) عمارات سكا نها شبيهة بالوحوش (انتهى ملتقطا)

سبع شداد میں جدول (اقالیم سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے کہ بلغار کا عرض

البلد ۴۷ درجہ بارہ دقیقہ سے زائد اور پچاس درجہ بیس دقیقہ سے کم ہے۔

اور [1] نہایۃ الادراک میں قطب الدین شیرازی کا کلام تو نہایت صریح ہے۔ تصریح کے حاشیہ پر ص ۵۸ میں ہے قال قطب الدین الشیرازی فی نہایۃ الادراک هو منتهى الاقليم السابع اليضايبتد ی من المشرق ويمرُّ بنهايات اتراک الشرق وقبائلهم و شمال بلاديا جوج وماجوج ثم على جبال و غياض جمع غيضة ياوى اليها اتراک كالوحوش ثم على بلغاروالروس والصقالبة ويقطع بحرالشام والصقالبة وينتهى الى المحيط واهل بعض هذه البلاديسكنون مدة ستة اشهرفى الحمامات لشدةالبرد وماوراء هذه المواضع ومادونهاالايعدمن الاقاليم الاعند قوم جعلوا مبدء الاقليم الاول خط الاستواء(الى آخره) تو اگر بلغار کا عرض البلد پچاس درجہ بیس دقیقہ بھی مان لیا جائے تو شفق ابیض غائب ہونے کے وقت انحطاط شمس صرف پندرہ درجہ ماننے پر بلغار میں کبھی ایک رات بھی ایسی نہیں آتی جس میں شفق غائب ہونے سے پہلے صبح صادق ہو جاتی ہے ہو جب کہ فقہاء کرام کی تصریح کے مطابق وہاں نہ صرف ایک دو راتیں بلکہ سال میں چالیس راتیں ایسی ہوتی ہیں جن میں شفق غائب ہونے سے پہلے صبح صادق ہو جاتی ہے لہذا یہ ماننا پڑے گا کہ فقہاء کرام کی تصریح کے مطابق شفق ابیض غائب ہونے کے وقت انحطاط شمس صرف

---

[1] (قوله نهايته الادراک)نهايته الادراک فى درايته الافلاک فى الهياة للعلامه قطب الدين محمودين بن مسعودالشيرازى المتوفى سنته عشرته وسبع مائته ۱۳ .سعيد غفرله

پندرہ درجہ ہونا غلط و باطل ہے۔

(ھدایۃ) غیاث اللغات میں یہ لکھا ہے کہ (و کوتاھی روز در بلغار بچھار ساعت رسد و شب بر بست ساعت) اس کو سند بنا کر بعض ناواقف یہ دعوی کرتے ہیں کہ بلغار کا عرض البلد تریسٹھ درجہ ہے اس لئے کہ اتنی چھوٹی رات اور اتنا بڑا دن تریسٹھ درجہ عرض البلد پر ہی ممکن ہے۔ لیکن غیاث اللغات میں غور وفکر کرنے سے ہی یہ سمجھ میں آجاتا ہے کہ یہ کتابت کی غلطی ہے۔

دلائل حسب ذیل ہیں۔

(دلیل اوّل) غیاث اللغات میں یہ تصریح موجود ہے کہ ساٹھ درجہ عرض سے زائد شدت برودت کے باعث آبادی کے قابل نہیں ہے تو پھر بلغار تریسٹھ درجہ عرض پر کیسے آباد ہے غیاث کے الفاظ یہ ہیں ربع ارض مسکون راازخط استواء نود درجه تخمینه کرده اندو از ان جمله سی درجه ازسمت قطب شمالی خارج نموده عرض اقالیم سبعه راورشصت درجه یافة اندو عدم قابلیت آبادی سی درجه مذکوره بنا بر غلبهء برودت ست که بسبب بُعد آفتاب درانجا است۔

(دلیل دوم) غیاث میں ہی بلغار کو اقلیم ہفتم کے اندر بتایا ہے اور غیاث کی تصریح بالا کے مطابق اقلیم ہفتم کا منتہاء عرض ساٹھ درجہ ہے تو بلغار کا عرض البلد تریسٹھ درجہ کیونکر ہے۔ غیاث کے الفاظ یہ ہیں بلغار شہر ئسیت دریں اقلیم (ہفتم) کہ دراوائل فصل گرما شفق درانجا غائب نمی شود کہ سفیدہ صبح ظاہر می گردد۔

(دلیل سوم) غیاث کی تصریح بالا کے مطابق اوائل فصل گرما میں صبح ہونے سے پہلے شفق غائب نہیں ہوتی تو بلغار کا عرض البلد[1] تریسٹھ درجہ کیونکر ہے اس لئے کہ جس مقام کا عرض البلد تریسٹھ درجہ ہے وہاں تو فصل ربیع کے اکثر حصہ میں بھی صبح ہونے سے پہلے شفق غائب نہیں ہوتی تو اگر بلغار کا عرض البلد تریسٹھ درجہ ہوتا تو غیاث میں (اوائل فصل گرما) کی جگہ (اوائل فصل ربیع) ہوتا۔

(دلیل چہارم) غیاث کی تصریح بالا کے مطابق وہاں اوائل فصل گرما میں سفیدۂ صبح ظاہر ہوتا ہے حالانکہ[2] جس مقام کا عرض البلد تریسٹھ درجہ ہے وہاں اوائل فصل ربیع سے ہی سفیدۂ صبح ظاہر نہیں ہوتا بلکہ ان ایام میں وہاں فجر احمر ہوتی ہے۔

(دلیل پنجم) غیاث میں اقلیم ہفتم کا عرض اکسٹھ فرسخ لکھا ہے اور اسی میں یہ بھی لکھا ہے کہ ایک درجہ تقریبا سرسٹھ میل ہے تو اکسٹھ فرسخ تقریبا تین درجہ ہوا اور اقلیم ہفتم کی ابتداء بالاتفاق ۴۷ درجہ ۲ دقیقہ عرض سے ہے تو اقلیم ہفتم کی انتہاء تقریباً سوا پچاس درجہ عرض پر ہوئی تو بلغار کا عرض البلد تریسٹھ درجہ[1] کیسے ہے جب کہ خود غیاث میں ہی یہ لکھا ہے کہ بلغار اقلیم ہفتم میں ہے۔ دلائل مذکورہ اس قدر واضح ہیں کہ

---

[1] (قولہ تریسٹھ درجہ کیونکر ہے) اور وہاں چار گھنٹہ کی رات اور بیس گھنٹہ کا دن کیونکر ہے اس لئے کہ جہاں اتنی چھوٹی رات اور اتنا بڑا دن ہوتا ہے وہاں صبح ہونے سے پہلے فصل ربیع کے اکثر حصہ میں بھی شفق غائب نہیں ہوتی تو غیاث میں (اوائل فصل گرما) کیوں لکھا ہے ۱۲ سعید غفرلہ

[2] (قولہ جس مقام کا عرض البلد تریسٹھ درجہ ہے) یعنی جہاں چار گھنٹہ کی رات اور بیس گھنٹہ کا دن ہوتا ہے وہاں تو اوائل فصل ربیع سے ہی سفیدۂ صبح ظاہر نہیں ہوتا بلکہ وہاں ان ایام میں فجر احمر ہوتی ہے تو پھر غیاث میں یہ کیوں لکھا ہے کہ (سفیدنہ صبح ظاہر می گردد) ۱۲ سعید غفرلہ

جس سے یہ جزم حاصل ہو جاتا ہے کہ غیاث میں بلغار کے شب و روز کی جو مقدار لکھی ہے اس میں ضرور کتابت کی غلطی ہے غیاث اللغات میں کتابت کی غلطی کی چند مثالیں ملاحظہ ہوں۔ نمبر ۱ بخارا عرض سی درجہ اقلیم چہارم۔ نمبر ۲ بغداد عرض سی دہشت درجہ اقلیم سوم۔ نمبر ۳ جلال آباد عرض سی و چہارم درجہ اقلیم سوم۔ نمبر ۴ جند عرض چہل و سہ درجہ و سی دقیقہ اقلیم پنجم۔ نمبر ۵ دمشق عرض سی دہشت درجہ اقلیم سوم۔ نمبر ۶ طرطوس عرض سی و چہارم درجہ و دہ دقیقہ اقلیم سوم۔ نمبر ۷ کشمیر عرض سی و سہ درجہ اقلیم چہارم۔ نمبر ۸ لکھنو عرض بست و شش درجہ و سی دقیقہ اقلیم سوم۔ نمبر ۹ مدراس عرض سیزدہ درجہ اقلیم سوم اور جب کہ غیاث میں اتنی جگہ کتابت کی غلطیاں ہیں تو اسی طرح بلغار کے شب و روز کی جو مقدار لکھی ہے اس میں بھی کتابت کی غلطی ہے میرا خیال ہے کہ غیاث میں (شانزدہ) جگہ کتابت کی غلطی سے بست) ہو گیا ہے عبارت در اصل یوں ہے۔

وکوتاهی روزدر بلغار بچهار ساعت و شب بر شانزده ساعت وباز برعکس می شود) یعنی خط استواء کے مقابلہ میں وہاں دن کی کوتاہی چار گھنٹہ تک ہوتی ہے اور رات سولہ گھنٹے کی ہوتی ہے اور پھر اس کا برعکس ہوتا ہے کہ رات کی کوتاہی خط استواء کے مقابلہ میں وہاں چار گھنٹہ تک ہوتی ہے اور دن سولہ گھنٹہ کا ہوتا ہے۔

اور یہ بیشک صحیح بھی ہے کہ بلغار میں سولہ گھنٹہ کا دن اور سولہ گھنٹہ کی رات ہوتی ہے اور خط استواء کے مقابلے میں وہاں شب و روز کی کوتاہی چار گھنٹہ تک ہوتی ہے اور اگر کوئی کج فہم ہٹ دھرم کتابت کی غلطی نہ تسلیم کرے تو وہ یہی مان لے کہ شرح چغمینی اور نہایۃ الادراک کے مقابلہ میں غیاث اللغات کا قول قابل قبول نہیں۔

(قولہ فیصل) اب یہ ہے کہ ایک طرف فقہاء کرام کا متفقہ فتوی ہے ۔دوسری طرف شرح چغمینی وغیرہ کے اقوال ہیں اب جس کا دل چاہئے فقہاء کرام کے متفقہ فتوی کو صحیح مانے اور شرح چغمینی وغیرہ کے اقوال کو غلط سمجھے اور جس کا جی چاہے فقہاء کرام کے متفقہ فتوی کو غلط مان کر شرح چغمینی وغیرہ کے اقوال کو صحیح سمجھے ۔ پسند اپنی اپنی ۔ انتخاب اپنا اپنا ۔ ہم فقہاء کرام کے متفقہ فتوی کو بالکل حق وصواب اور صحیح مانتے ہیں اور صحیح مانتے ہی رہیں گے [1] خصوصاً ایسی حالت میں کہ اکابرین ملت اور اساطین ملت کا ذاتی تجربہ بھی اس پر شاہد ہے اور سبع شداد وقانون مسعودی کی عبارتوں سے بھی اس کی تائید وتوثیق اور تصدیق ہوتی ہے وما توفیقی الا باللہ العلی العظیم و ھو حسبنا و نعم الوکیل و اللہ تعالی اعلم و علمہ جل مجدہ اتم و احکم

کتبہ
مفتی سید محمد افضل حسین غفرلہ

---

[1] (قولہ خصوصاً ایسی حالت میں) اور خصوصاً ایسی حالت میں کہ امین الفتوی شیخ ابراہیم غزی سائحانی کا ارشاد بھی اسی کی تائید کرتا ہے پھر یہ ائمہ وعلماء اٹھارہ درجہ انحطاط پر صبح صادق کو ثانت بتاتے ہیں اور مثبت کے مقابلہ میں نافی کا قول یوں بھی نہیں ہوتا ۱۲ اسعید غفرلہ